رئیس احمد جعفری

تاثرات

پچھلے مہینے میں کئی اہم واقعات رونما ہوئے جو متعدد اعتبارات سے محل فکر ونظر ہیں۔

ایک زمانہ تھا کہ مشرق اوسط پر فرنگی اقتدار اور سطوت کا پرچم لہرا رہا تھا۔ برطانیہ اور فرانس کو مصر، شام، عراق اور لبنان پر مالکانہ تصرف حاصل تھا۔ یہی کیفیت مغرب اقصیٰ کی تھی۔ لیکن دوسری جنگِ عظیم نے دنیا کا نقشہ بدل دیا۔ آقاؤں کو اپنی آقائی سے دست بردار ہونا پڑا۔ غلاموں نے غلامی کی بیڑیاں ایک جھٹکے میں توڑ دیں۔ عراق آزاد ہو گیا۔ مصر عروس حریت سے ہمکنار ہوا۔ شام اور لبنان نے آزادی حاصل کر لی۔ جہاں فرنگی دبدبے اور طنطنے کا یہ عالم تھا کہ لارڈ ایلنبائی، لارڈ کچنر اور جارج لائیڈ نے فرعون کی سرزمین پر فرعونیت کا تشدد کے ساتھ مظاہرہ کیا تھا، جن کے دربار میں خدیو مصر کو سر کے بل حاضر ہونا پڑتا تھا، وہاں آزادی کے معاً بعد حالات کچھ اس طرح تبدیل ہوئے کہ پرانی بساط ہی الٹ گئی اور سابق آقاؤں سے تعلقات نے حد درجہ تلخ اور نازک صورت اختیار کر لی۔

نہر سویز قومیالی گئی۔ قاہرہ کے کروڑپتی اور ارب پتی غیر ملکی تاجر اور سوداگر بیک بینی و دوگوش رخصت ہو گئے۔ ان کے ہوٹل، ان کے بینک، ان کے طرب خانے، ان کی کارگاہیں اور ان کا کاروبار حکومت کی تحویل میں آ گیا۔

اس صورت احوال نے مغرب اقصیٰ اور مشرق اوسط کی سیاست کو آماجگاہِ کشمکش بنا دیا۔ برطانیہ، فرانس، امریکہ اور روس کے مابین فکری اور نظریاتی نزاع برپا ہو گئی۔ ان میں سے ہر ایک نے اس نو آزاد سرزمین کو زیر اثر لانے کی جدوجہد شروع کر دی۔